نشهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الذی لا نبی بعدہ

مورخہ ۵ شوال شمارہ ۲۵ جلد ۷ ۱۲۹۵ ہجری

نشور محمدی
۱۲۹۵

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا توریہ انجیل بتجیل

باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ
گویان بصفت وسیرت مبرور محمدؐ

منشور محمدی بہ اطراف جہان
الحق کہ بابطال تمام ست نشور

فرمان رسولان سلف ساختہ مرفوع
توریت وہم انجیل مہ افتاد زتجیل

توقیع خط آیت منشور محمدؐ
چون گشت علم رایت منشور محمدؐ

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

قیمت سالانہ منشور کی ہو محصول ڈاک جملہ ہی جن خیر خواہان دین محمدی کو اسکی خریداری منظور ہو ارسال پیشگی سے اعانت فرماوین اور اگر کچھ نوشت وخواند وتحریر مضامین مدد لصاری وغیرہ ہو تو ان مضامین کو بخط واضح تحریر فرما کے بنام محمد شریف مہتمم مطبع وجاری منشور محمدی واقع معسکر نگلور روانہ فرماوین اگر عالی ہمم حضرات زر قیمت یا عطیہ روانہ فرماوین تو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف آنہ بزیادتی فی روپیہ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری ارسال فرماوین

مثنوی

حمد حق کا زبان پہ جاری ہی — وصف جسکی جناب باری ہی
نعت اسکی زبان پہ ہی ہر دم — وصف جسکی ہی شافع عالم
نام ہے جسکے آج کل منشور — اہل باطل پہ ہو گیا منصور
ہی یہ منشور بادشاہ امم — جلوہ افروز جملہ عالم ؛
اسمین اثبات دین ہی کامل — رد شبہات کجر وجاہل
اسکے انوار سے زمین ہی عجب — شمس گھٹتے گرہنے کوکب
شمس تابانکو جب کرے مستور — کیون کوکب وہ کرے بی نور
اسکا ایسا ہی لمعہ تابان — ظلمت افشان ہے ہی نور افشان
اسکے دل سے ہین سب تمنائی — چاہتے سب ہین لیک عیسائی

اشتہار مفید عام
(تقسیم حبوب ہیضہ بلا قیمت)

حکیم نجف علی صاحب ساکن حصار نے اپنے سالہا سال کے تجربہ وتلاش سے ایک عجیب سریع التاثیر دوائے ہیضہ بہم پہنچائی ہی جسکا فائدہ اس مریض مین بمنزلہ اکسیر ثابت ہوا ہے، چنانچہ حکیم صاحب موصوف کا بیان ہی کہ جس مریض کے حلق سے ایک گولی بھی اس دوا کی اتر گئی اوسکو بفضل خدا ضایع ہوتے نہین دیکھا چونکہ یہہ مرض آجکل کم وبیش اقصای ہند مین پھیلا ہوا ہے اور ہر سال بلکہ ہمیشہ کہین نہ کہین اسکا دورہ رہتا ہی اسلئے حکیم صاحب موصوف نے اس دوا کو بصرف خود تیار کیا ہی اور بنظر رفاہ عام

یہہ سراسر خیال وہمی ہی کس واسطے کہ زمانہ گذشتہ سے
ہزارہا سال گذ۔ چکے ہین پر بڑے حکام اور عالم و فاضل اور بادشاہ
وقت مبعوث ہوئے حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے جو
وہ رسول در اصل بے علم اور بی زر اور بی قوت یعنی بن تنہا کہ جسکے
خویش واقربا بھی دشمن تھے اور چالیس برس مکہ شریف مین
عمر گذری اور کبھی کچھہ دعوی نہ کیا تھا اور صرف بموجب حکم
الہی جبکہ اللہ تعالی نے اونکو رسول بنایا اور بزور اس ملک حقیقی
کے حکم کے بموجب تمام ملکون کے سلاطین وغیرہ خلایق کے نام حکم
جاری کردئے کہ مین رسول خدا ہون میری تابعداری کرو
اور جملہ خلایق یہود و نصاری و چینی فارسی مشرکین وغیرہ نے
بمقابلہ اونکی از روی بحث اور دیکھنے معجزات کے اور جنگ و جدل
کے تجربہ اونکی رسالت کا کیا اور جو کلام اللہ اونکی طرف نازل
ہوتا تھا لوگون پر حکم سناتے تھے جسکو لوگ کہتے تھے کہ تیری
کلام ہی خدا کی کلام نہین مانتے اور اوسپر حکم ہوا تھا بموجب
حکم خدا کہ آیت نازل ہوی کہو یا رسول اللہ ان لوگون کو کہ
اگر میرے کلام ہی تو تم بڑے بڑے عالم فاضل اور شاعر
اہ زبان عرب ہو تم بھی اسکے مثل بنا دو تو ہر ایک ناچار
اور عاجز ہو گئے کہ کسی سے مثل اوس کلام الہی نہ کچھہ بن سکا
رسول اللہ اور نہ اوس کلام الہی پر ایمان لائے۔ تو اب
فی زمانہ اون لوگون سے زیادہ علم اور قوت مین بڑھ گئے
ہین کہ اس کلام الہی اور رسول کو جو آخری زمان ہمیشہ تا
قیامت تک بعد اوسکے پھر کوئی رسول ہوگا قیاسی خیالات
اور تعصب اور تقلید اوسکو توجہی سے اونکے دل مین شک

کرتے ہو یہہ بات اچھی نہین ہی مواخذہ روبرو اوس مالک
حقیقی کے ہر ایک منکرین پر باقی ہی کوئی صورت خلاصی کی
نہین ہوگی اگر بقول آپ کے یہہ کہا جاوے کہ قران اور
رسول سچا ہوتا تو تمام جہان ایمان لاتا کوئی بشر اور کوئی
نفس خلاف اس قرآن اور رسول کے نہوتا تو جواب اسکا صاف
ظاہر ہے کہ جن لوگون نے سابق وحال کو یہہ خیال تھا یا ہی
کہ ہمارے باپ دادا کا طریق جو چلا آیا ہی وہ برحق ہی ضرور
ہے کہ ہم اس جدید مذہب کی تحقیقات کرین وہ تقلید پر کمر
بستہ رہے اس طرف متوجہ نہوے اور نہ انکو کسی طرح حق
حاصل ہوا اور در اصل غیر متوجگی اون بندگان کی صرف بحکم
الہی رہی کہ جنکو اللہ تعالی نے گمراہ رکھا پھر کون ہادی اور
رہنما ہووے اور کسکی بات کو سنے بلکہ جناب الہی نے پیغمبر خدا
کو بھی منع کیا ہی کہ تو اے رسول میرے خواہ کسیکو ذرا یا نہ دے
ایمان نہین لاوینگے جنے اوسکے کانون اور آنکھون اور
دلون پر مہر کر دئے ہوی ہے اور اون کو عذاب جہنم ہوگا
جب خدا تعالی کو اونکی ہدایت منظور نہ تھی تو کسی پیغمبر کی ہدایت
کب تاثیر کرتی تھی اور وہ کلام الہی کو کب مانتے تھے علی ہذا
القیاس جو فرقہ منکرین قرآن اور رسول کے اس زمانہ مین
ہین وہ یہہ انصاف نہین کرتے کہ کرہ ان اور پہلے کا لوگ
اور ملک اور دیار اس قرآن اور رسول پر ایمان لائے ہر آئینہ
اس پر ایمان لانا واجب ہی یا اور تصدیق چاہین تو تصدیق
ہو سکتی ہی الا یہہ اعتراض قابل تسلیم نہین۔ فقط

راقم شیخ رحیم بخش رئیس بٹالہ ضلع گورداسپورہ۔

روما نیا و سرویہ و جبل اسود کا استقلال

باب عالی نے استقلال ریاست ہای روما نیا و سرویہ و جبل اسود کا اعتراف کر لیا ہی لہذا تیسرے درجہ کے تین سفیر باب عالی کی طرف سے تینون جگہ مقرر کئے گئے چنانچہ کامل بیک مقام بکرش دار الریاست روما نیا مین اور پرتو افندی صوفیالی بلوغراد دار الریاست سرویہ مین اور پرنس فراچہ افندی چتینین دار الریاست جبل اسود مین متعین ہوے ہین -

مصر

جناب خدیو معظم مصر جو اسکندریہ مین تھے سو اب اسکندریہ سے اپنے خاص جہاز مین سوار ہو کر مصر مین تشریف لائے اور انکے ہمراہ دونون فرزند محمد توفیق پاشا ناظر خارجیہ اور حسین کامل پاشا ناظر مالیہ بھی تشریف لائے پہلے سرایتہ عابدین مین فروکش ہوے پھر وہان سے سرایتہ جیزہ مین آئے اور دوسرے روز تو مین سلامی کی سر ہوئین اور سب لوگون سے نہایت الطاف سے ملاقات کی اب جو نیا بندوبست اپنے علاقہ کا جناب خدیو مصر نے فرمایا ہی اس لئے سب لوگ اونکی بہت تعریف کرتے ہین کہ اب مصر کا نہایت عمدہ انتظام ہوا ہے - کشف الاخبار -

مدحت پاشا

جو کہ حضور سلطانی مین مدحت پاشا نے ایک درخواست اس مضمون کی لکھی تھی کہ مراحم سلطانی سے مجکو اجازت ہو کہ سلطنت علیہ عثمانیہ کے کسی مقام مین مع اپنی زوجہ کے اگر سکونت کرون اوسپر حضرت سلطان المعظم نے اونکو اجازت فرمائی ہی اور لکھدیا ہی کہ مدحت پاشا مع اپنے زوجہ کے جس جگہ چاہین اگر رہین چنانچہ پاشای موصوف اب اسطرف آنے والے ہین اور جزیرہ کریہ مین شاید سکونت اختیار کرین گے فقط - منہ

عمال کابل

ڈاکٹر بیلو صاحب اپنی کتاب مشہور حالات کابل مین جو اہون نے موقع مشن ۱۸۷۹ء مین تالیف کی تھی لکھتے ہین کہ گورنمنٹ کابل کا انتظام اہلکاران مندرجہ ذیل کرتے ہین - وزیر اعظم یعنے دستور معظم میر منشی یعنے سکرٹری آف اسٹیٹ قاضی یا چیف جج جو مذہبی یا قانونی انتظام با مداد اپنے نائبون کے کرتا ہی - مفتی - اور شیخ امام اور امام - اوسکے ماتحت ہوتے ہین کل افسران ماتحت قاضی علما کہلاتے ہین - خاص امیر صاحب کے دربار کے افسر یہہ ہین لیکن انہین انتظام ملک مین دخل نہین میر خزانچی یعنے لارڈ آف ٹریژری - میر آخور یعنے میر اصطبل - میر شکار - شاہ غاسی یعنے مہتمم امور خانگی جسے انگریزی مین لارڈ چمبرلین کہتے ہین - عرض بیگی یعنے جو شخص لوگون کی عرایض و معروضات پیش کرے - طور و طریق و آداب سلطنت کے باب مین کابل کا دربار اب نامور نہین رہا بلکہ بجاے ترقی کے اوسنے تنزل کیا ہی بقول ڈاکٹر بیلو صاحب درانی پادشاہون کے وقت مین پورے قواعد شاہی کابل مین جاری تھے فقط - منہ

کارسپانڈنس

نامہ نگار کشف الاخبار مقام شملہ سے تحریر فرماتے ہین کہ آج کل یہ بحث معاملات کابل کے بابت طرح طرح کی افواہین اور بے بنیاد قیاسات کے سبب سے بہت بڑھ گئی ہے اور ہر شخص اپنی اپنی رائے ظاہر کرتا ہے اور اس بحث مین بعض اوقات ایسی بے احتیاطی کی جاتی ہے کہ جسکا کچھ محل و وجود نہین پایا جاتا - اور سزا سر غلط نکلتے ہین چنانچہ پچھلے دنون مین یہ افواہ اوڑی تھی کہ علی مسجد پر فوج برطانیہ نے اپنا قبضہ کر لیا ہے اور تمام خیبر مین برٹش کا عمل و دخل ہو گیا ہے لیکن ہمکو اسکے صداقت مین کوئی ثبوت سرکاری طور سے نہین دستیاب ہوا اور بروقت دریافت یہ خبر محض غلط نکلی - اور کیونکر عقل سلیم اس امر کو تسلیم کر سکتی ہے کہ خیبر سے جگہ اور بدون کشت و خون ہوے ہاتھ آجاوے کیا یہہ جگہ مثل یا سنہای ہندوستان کے ہی کہ جب چاہا ممالک محروسہ و مفتوحہ مین شامل کر لیا - یہ ایسی جگہ ہے جسکو کلید کابل کہنا چاہیے اور ابواب افغانستان سے اول دروازہ شمار کرنا چاہیے سب سے سخت تو یہی مشکل ہے یہہ مانا کہ خیبری قوم سرکار کی فرمان بردار ہی مگر پھر بھی ہمکو اس امر کا بھروسا ہرگز نہین کہ یہ قوم ایسے وقت پر سرکار کا ساتھ دیوے جبکہ امیر صاحب سے جنگ و جدال کا وقت ہو اور اس قوم کی دوستی ایسے وقت مین اعتبار کے قابل نہین ہو سکتی - اس جگہہ یہہ خبر گرم ہے کہ یہہ معاملہ بدون لڑائی طے ہو گیا کیونکہ امیر صاحب کو روسیہ کی دوستی اور بھروسے نے بہت مغرور کر رکھا ہے اور اسکی تحریک و اشتعال کے بموجب سے جو بیٹھے بٹھائے بلا سوچ خانہ خرابی ہے اپنے مربی و محسن قدیم سے آمادہ کشی ہین خلاف کہنے کی کیا ہی وجہ ہو گی اور اپنے دوست ہر بات مین [illegible]

کرالو صلح کیجئے بس لڑائی ہو چکی - ہمارے عادل گورنمنٹ بلحاظ اسراج شاہانہ و سطوت ملوکانہ و حلم لازم و شفقت حسرد انہ جرایم و تقاصر سابقہ و حال کو فوراً معاف فرمائیگی کیونکہ از خردان خطا و از بزرگان امید عفو و عطا ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا کچھ شرم کی بات نہین آیندہ پھر اختیار ہی - سمجھا دینا ہمارا کام ہے - ما علینا الا البلاغ ۵ گوش کن جانان کہ از جان دوستر دارند جوانان سعادتمند پند پیر دانا را - منہ

قدم میمنت لزوم خیر الدین پاشا

صیغہ گذشتہ الجوائب مین ہمنے لکھا تھا کہ حضرت سلطان المعظم نے جناب سید خیر الدین پاشا سابق وزیر اکبر تونس کو طلب فرمایا ہی الحال سنیچر کے روز فرانس کا اگبوٹ جو آیا اوسپر سید خیر الدین پاشا تشریف لائے اور حضرت سلطان المعظم نے سلیمان بک کو اونکے استقبال کے واسطے چناق قلعہ کو روانہ فرمایا تھا اور جب جہاز بندر قسطنطنیہ مین آیا تو اور دوسرے معزز آدمیون کو سوا چند کشتیون کے اور گاریون کے بھجوایا اور علی فواد بک رئیس کتابخانہ حضرت سلطانی بھی ہمراہی ہو گئے غرض کہ بڑے اعزاز و اکرام سے سید خیر الدین پاشا کو جہاز پر سے اتارا اور کنارہ پر سے سلطانی گاری پر سوار کر کے محل سلطانی مین لائے اور اونکے بھائی بھی ہمراہ تھے جب محل مین پہنچے تو حجرہ سلطانی مین [illegible] سید صاحب حضور سلطانی مین حاضر ہو کر مشرف [illegible] اور شاہزادہ بھی حضرت سلطان المعظم کے ساتھ افطار

بلا قیمت تقسیم کرتے ہین لہذا اشتہار دیا جاتا ہی کہ جن جن
مقامات پر اس بلا کا اثر ہو وہان کے لوگون کو لازم ہی کہ اپنی
درخواست حکیم صاحب موصوف کے نام بمقام حصار بھیجکر دوائی
مذکور منگا رکھین اور حسب ضرورت کام مین لائین یہہ دوا ایک قسم
مین بطور پارسل بیرنگ روانہ کیجائیگی اور ترکیب استعمال کاپرچہ
بھی ہمراہ ہوگا۔ صاحبان اخبار بھی اس اشتہار کو مفید عام
سمجھکر اپنے اپنے اخبارون مین درج فرمائین +

مراسلت

بخدمت منشی بختاور سنگھ صاحب سکرٹری آریہ
سبھا شاہجہان آبادپورہ منشی صاحب
کمتا پرشاد رئیس خاندانپورہ ہرزاین صاحب
ممبران آریہ سبھا مذکور —

خصوص کل صاحبان ممبران آریہ گذارش ہی۔ اس خاکسار خیرخواہ
ابنای جنس کو بملاحظہ رسالجات مرتبہ منشی بختاور سنگھ آریہ درین
شاہجہان پور واضح ہوا۔ کہ صاحبان موصوف علوم بیدیہ جسکو
کلام الٰہی فرماتے ہین کماحقہ ماہر ہین اور بدون تعصب کے حق پر نظر
ہی اور انھون نے پورا پورا ایمان اپنا اوس واجب الوجود پر جو خالق
عالم اور وحدہ لاشریک ہے بیان کیا اور یہی انسان پر واجب
تھا کہ اپنے مالک پیدا کنندہ کو جانے اور شرک و بدعت کو چھوڑ
کر فرمان برداری کرے جس سے نجات عقبی حاصل ہو۔ مگر یہہ
خیرخواہ چند روز سے مشکوک شی ہی کہ میرے چند سوالات جو عین
فوائد کلی واسطے انسان کے ہین اور انھین سوالات پر پورا پورا
گمان یعنی معرفت پرم الشیر کی حاصل ہے بلکہ جب تک روبرو
حوالہ دید کے جواب سدا ہوگا جملہ اعتقادات او عملدرآمد آریہ
سماج وغیرہ مذہب کے قیاسی تصور کئے جائینگی اور بقول آپ صاحبان
کے جبکہ خلاف وید کی اصل کلام الٰہی اور قدیم فرماتے ہین
مذہب انسان کا ہی وہ گمراہی ہے پہلے مہاجنان کے مذہب
مین پرچہ سوالات پیش کیا ہوا ہی بلکہ جناب سوامی دیانند صاحب
کی خدمت مین بمقام لاہور مشرف ہوکر زبانی استفسار سوالات
کیا تھا اونہون نے یہہ جواب دیا کہ ہم کس کس کو جواب دیوین تو مین
ناامید ہوکر واپس آیا اب جو رسالجات آریہ درین شاہجہانپور
مرتبہ منشی بختاور سنگھ صاحب جنوری ۷۸ء سے می سنہ الیہ
تک دیکھے تو مجھکو امید ہوگئی کہ ممبران آریہ سماج جو بڑے مہذب
اور مخلص دین اور ماہر علوم وید کے ہین میرے سوالات کے
جواب مین قلم بند کرینگے اور بروی وید کے زبان سنسکرت مین
ترجمہ زبان اردو مین ہوگا جواب عنایت فرماوینگے بلکہ مین
یقین رکھتا ہون کہ صاحبان موصوف اگر کوئی امر مین ضرورت
ہوئی تو سوامی صاحب دیانندجی سے مدد لیکر جوابات تحریر
فرماوینگے تو اس امر مین تمیز حق و باطل کے ہوکر گیان یعنی معرفت
معبود برحق کی ہوکر جس امور کے واسطے انسان کو خالق حقیقی
نے پیدا کیا ہی وہ مفصل و مشرح واضح ہوجاوینگی اور جملہ خیالات
باطل اور قیاسی جھوٹ جاوینگے اور سوائے انکشاف امر حق کے صحت
اعمال کے نہین ہوسکتے اور اکثر تمکس یعنے نجات اوپر انحصار
کیا گیا ہی اور حال یہہ ہی کہ جنس انسان مین ہزاران مذہب
اور اعتقاد واقع ہین یعنے کوئی کہتا ہی کہ خالق عالم کا کوئی نہین
اور کوئی کہتا ہی کہ خدا ایک ہے یعنے پرم الشیر نے ہر ایک دیہ مین

آپ ہی ظہور کیا ہوا ہی کوئی دوسرا معین ہی اور کوئی پرکرمان کو پرم الشیر کہتے ہین اور کوئی برہما کو کوئی مہادیو کو پرم الشیر کہتے ہین اور کوئی ذرہ ذرہ ایک چیز کو حرام کہتا ہے دوسرا اسکو حلا کہتا ہی اور کوئی ہر ایک امر کو جایز کہتا ہے اور کوئی ناجایز رکہتا ہی یہان تک نوبت ہی کہ بعضے بجاست کھاتے ہین اور بعضے مردار کھاتے ہین اور بعضے شراب اور زنا اور چوری وغیرہ کو جایز جانتے ہین اور عمل کرتے ہین اور بعضے گروہ اپنی ماں بہن کو اپنی نکاح مین جایز جانتے ہین علی ہذا القیاس بہت فرقہ ہین کہ اعتقاد اپنی اپنی مختلف رکھتے ہین شرح انکی ہین دفتر چاہیئے اور ہر ایک تصدیق تحریری رکھتا ہی لہذا گمراہی کا رد نہین عین مذہب اور عین ثواب جانکر کرتے ہین اسلیے یہ صورت نہایت ضرورت اور فرض ہوگیا کہ انسان حق و باطل کو دیکھتی اور اپنی بہبودی کیواسطے تحقیقات کرے کہ کیا کیا احکام پر ہمکو مامور کیا ہی یون ہی نہین کہ بدون تحقیقات قیاسی اور طبعی حالات پر اور اپنی بزرگان کی راہ و رسم پر جو کچھ چلا آیا کرتی ہین ایسی تہ آیدین زندگانی دینا اور عقبی کا کچھ فایدہ نہوگا بلکہ سخت نقصان کہ وہ نقصان کبھی موقوف ہونے والا نہین عاید حال انسان کی رہی گا چاہیئے کہ اب صاحبان میرے سوالات کے جوابات بحوالہ وید مقدس جسکو کلام الہی فرماتے ہو عبارت سنسکرت سے جسکا ترجمہ اردو مین ہو عنایت فرماوین اسمین فایدہ عام و خاص ہے اور آپ صاحبان دیکھینگے سوالات سے قطع نظر تعصب سے نہایت ضرورت حق گوی کے حاصل ہوگی اور وہی صورت گت یعنے نجات

کی ہی اور بہت بندگان خدا کو اوس سے فایدے دیتے اور دلواتے اور یقین رکھتا ہون کہ چونکہ آپ شوق خدا پرستی کا بیان کرتے ہو آپ کو غلط فہمی سے یا کم ادراک سے اصل حقیقت فرد گذاشت ہوگئی ہو تو ان سوالات کے جوابات دینے کے باعث اصل حقیقت حاصل ہو جاویگی اور نہایت محل شکریہ ہوگا۔ کہ خدا تعالی انسان کو ظلمات سے نکالکر نور معرفت اپنے مین داخل کرے

سوالات ذیل مین گذارش ہین۔

اول خدا تعالی جسکو آریہ صاحبان پرم الشیر کہتے ہین اسکی تعریف بے مثل جیسا کہ وہ بی مثل ہے بیان کرو یعنے کیا تعریف اوس پرم الشیر کی ہے جس سے وہ وحدہ لاشریک سمجھا جاوے اور کل عالمونکا پیدا کنندہ اور قادر سمجھا جاوے۔

دوم وید اور پران اور شاستر پرم الشیر کے طرف اوترے ہین یا کسی رکھی وغیرہ دیوتان نے بنائی ہین جو پرم الشیر کے طرف سے اوترے ہین وہ کسکے طرف اوترے ہین اور کس ذریعہ سے اوترے ہین یا بغیر ذریعہ کے پرم الشیر نے اونکو آگاہ کر دیا ہی اور پوتھیون مین کس شخص نے اوس کلام پرم الشیر کو سنسکرت کی زبان مین لکھدیا ہے۔

اور جو پران یا شاستر کسی رکھی یا دیوتا نے بنایا ہے جسپر اصل ہنود کی پیروی ہے وہ معتبر ہین یا نہین اور مصنفان ان شاستروں کے معتبر ہین یا نہین جیسا کہ چند نام پران اور شاستر اور وید کی نقل کرتا ہون۔ بینا پران۔ مانن پوران۔ مہان بھارتہ۔ کارنک مہاتم۔ پدم پران۔ شیو پران۔ اگنی پران۔ بیدانت شاستر۔ سانگ شاستر

بہمان شاشتر - ماکیہک رامان - مالکت رامان -
منوشاستر - مامن پران - گنگ پران - مالوپران -
نیاش ستر - بہاکور - کرم بہاک - تین ساستر -
رگ وید - مجروید - سام وید - اتربن وید -
سیوم - دیونا - آدمی یعنے نانکہہ - جم - دیو - دنت
ان پانچ کی پیدایش ایک ہی قسم اور ایک ہی جنس ہے یا
علیحدہ علیحدہ قسم سے پیدایش ہے اگر علیحدہ علیحدہ قسم ہی
تو ہر ایک کی پیدایش جس جس قسم سے ہی اور جیسی صورت
اور جیسا جسم اور جیسی خصلت ہی بیان کرو -

چہارم اہل ہنود کی بیان ظاہر ہی ہے ظاہر ہے کہ ابتدای
پیدایش ہنود کی ہے اور لاکہہا سال عرصہ اس پیدایش
کا بیان کرتی ہین اسپر ہمارا سوال ہی کہ جب کہ سوائے ہنود
کے اور مذہب نہین تھا اور اہل ہنود کا از روی بید شاستر
کی پوری ہدایت پہونچ گئی تھی اور دوسرا کوی مذہب تھا
اور نہ کوئی کتاب دوسری مذہب کی تھی تو پھر آدم اور
نوح علیہ السلام کسطرح بن گئے جنہون نے برخلاف ہنود کے
مذہب جاری کر دیا اور انکی اولاد سے پیغمبر ہو گئے اور
نازل ہونا کتب سماوی توریت - انجیل - زبور - فرقان
ظاہر کرکے ہدایت عام فرمائی جیسا کہ انکی اولاد سے اور
اہل ہنود سے پیدم کروڑ آدمی انکے مذہب پر ہو گئے اگر
یہ سمجھا جاوے کہ اہل ہنود سے نہ کوئی مصنف کتاب مذکورہ
بالا کا ہوا اور نہ کوی پیغمبر ہوا خدا تعالی نے جدید پیدایش
سے فرقہ دوسرا بنایا اور پیغمبر بنائے اور ان پر کتابین

نازل کین تو اس صورت مین یہہ تصور کیا جاوے کہ خدا تعالی
نے جدید پیدایش کو شکم مادر مین بر خلاف مذہب ہنود کی پیدا کیا
جب عقل بلوغت کو پہونچی تو ان کو پیغمبر بنایا اور ان کے
نام صحیفہ پر توریت - انجیل - زبور - فرقان - کتب آسمانی
نازل فرمائی جسکے باعث اہل ہنود نے اپنا پورانا مذہب چھوڑ
کر دوسرا مذہب بقول اہل ہنود کے کچہہ اصل دوسرے مذہب
کی نہ تھی وہ مذہب اختیار کر لیا - اگر یہہ خیال کیا جاوے
کہ کوئی آدمی شکم مادر سے ہدایت یافتہ دوسرے مذہب کا نہین
ہوا اہل ہنود ہی سے بحکم والہام الہی کے پیغمبر بن گئے تو بیان
کرو کہ آدم کون بزرگ ہندو تھا کہ آدم علیہ السلام کہلانے
لگا اور نوح علیہ السلام کون بزرگ ہندو تھا جنہون نے الہام
سے اپنا مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب جاری کیا -

پنجم - عمل یعنے کرم اچھی اور بری مذہب اہل ہنود مین سمجھے
گئے ہین یا نہین اور انکی وقوعات پر جو شخص مرتکب ہو
گنہگار یا نیک سمجھکر مستحق سزا و جزا کا ہی یا نہین -

ششم - سنسکرت کس ملک کی زبان ہے -

ہفتم - کلم یعنے جگت یا سنسار ایک ہی یا دو -
اگر دو ہین تو دونون کا ہر دو جگت کا جدا جدا ہی یا ایک
اور اوس جگت مین کون کون لوگ رہتے ہین اور کیا
نشانی انکی ہونے کی ہے -

ہشتم - قایمی مذہب کے جنم پرہی یعنے جس جنم مین پیدا
ہوا ہی یا عقاید اور اعمال پر یعنے نیم اور کرم پر -

نہم - اہل ہنود کہتے ہین کہ جنم انسان کا کرمان پر ہی جیسی

پہلے جنم مین کرم کئے ہون اوسی پر بعد مر جانے کے جنم
لیتا ہی تو ہمارا سوال ہی کہ جب پہلے ہی آدمی پیدا ہوا یعنے پہلے
ہی دفعہ جنم لیا تھا اور اوسسے پہلے کسی جنم مین نہ تھا اور نہ
کرم کئے تھے تو اس جنم پہلے مین کن کرمون کے بسلی جنم لیا
دہم یہ مشہور ہی اہل ہنود مین کہ برم الشیر نے پہلے برہما
کو پیدا کیا اور برہما نے دنیا کو ہمارا سوال ہی کہ برہما جی جب
دنیا کو پیدا کرنے لگے تو عورت مرد کی شکم پشت سے پیدا
کرنے لگے تھے کہ اور طریق پر اگر عورت مرد کی شکم پشت سے
پیدا کرنے لگے تھے تو پہلے وہ کون عورت مرد پیدا کرکے
اون سے شکم پشت سے دنیا پیدا کرنی شروع کئے جو جو
ابتدا مین پیدا ہوے جنکی اولاد دنیا ہوی چند نام بیان کرو۔

جوابات جو کلام الٰہی مین آپ صاحبانے
رسالہ ماہی شش مین چہار وجہ ہنونے
کلام الٰہی درج فرمائے ہین۔ اول عربی
زبان دویم۔ قدیم ہونا چاہیے سیوم
اوسمین کون لکھا ہی کہ ایک آدمی پر ایمان
لانے پر نجات ہی چہارم ایک حکم دوسرے
دوسرے حکم کو کیون رد کیا آیا خدا تعالی
کو کیا ہو گیا تھا معاذ اللہ۔

آپ صاحبانے جو نسبت کلام اللہ وجہ معضلہ ذیل عدم ثبوت
کلام الٰہی درج فرمائے ہین جواب گذارش ہی۔

اول ۔ جب اللہ تعالی کو یہہ منظور ہوا کہ ملک عرب سے
ایک شخص پیغمبر یعنی رسول جانب اپنے بندگان کے پہنچین

اس مراد سے کہ ہمارے حکم بندگان کو سنا دیوے تو لازم
ہو گیا کہ اوسی ملک کے یعنے عرب کے زبان مین نزول ہونا
واجب ہوا کہ خدا تعالی کسی اور ملک کی زبان یا الہامی
زبان سے حکم اپنی نازل فرمائے تو وہ رسول لوگون
کو کیا سمجھاتا اور کون سمجھاتا اور فرض کیا کہ اگر یہہ کہا جاوے
کہ اوس خدا تعالی کو قدرت تھی کہ وہ اپنے رسول زبان
الہامی کو سمجھا دیتا اور اسکی معنی بھی سمجھا دیتا مگر یہہ بھی رسول
کو عرب کے لوگون کے واسطے زبان عربی مین ترجمہ کرکے
سمجھانا پڑتا بلکہ عین حکمت الٰہی ہوی کہ پیغمبر اوسی جنس سے
یعنے آدمی کی جنس سے پیدا کرکے اپنے الہامات اوسی ملک
کے زبان مین نازل فرمائی اور یہہ زبان عربی ایسی خوش
کلام فصیح و بلیغ ہوے کہ اوسکی ثانی کوئی دوسری زبان
نہین ہی اور ہر ایک نے سنکر نہایت تسلی سے اوس کلام کو
کلام الٰہی تسلیم کر لیا اور جہان جہان وہ کلام الٰہی اوس
رسول نے بھیجی فوراً ہر ایک کے سمجھ مین آگئی اور اوسکو کلام
الٰہی سمجھکر گو وہ کلام عرب کے تھے مگر اوس کے مضمون اور
معنی ایسی تھی کہ کوئی آدمی عرب وغیرہ کا اور کسی شاعر اور
مصنف عربی خوان سے نہین ہو سکتے تھے اور ہر چند مخالف
نے باین خیال کہ یہہ کلام بشری ہی اوس کے جواب مین کوئی کتاب
یا کوئی قصہ یا کوئی عبارت بنائی جاوے ارادہ کیا مگر بن سکا
بلکہ بڑے بڑے شاعر و فاضل عاجز ہو گئے اوسکو کلام الٰہی مان کر
ایمان لائے اور اوسمین یہہ بڑا دقیقہ تھا کہ محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم چالیس برس مکہ شریف مین رہے اور بی علم تھے

ایسے کلام فصیح و بلیغ اور ایسی مضمون حالات ماضیہ انبیا علیہ السلام
کے اور اقوام کفار کی جو گذری تھی پیغمبر صاحب کو کب معلوم تھی کہ
وہ بیان کرتے اور نہ کسی کو معلوم تھی پرد ہی تواریخ نہ بروی کسی
کتاب وید وغیرہ کی اور توریت انجیل و زبور وغیرہ سے جو ظاہر
ہوتے تھے اس کلام الٰہی سے جو نازل ہوا واضح ہو جس واسطے
اوسکو کلام الٰہی ہر فرقے یعنے نصاریٰ و یہود و مشرکان عرب
و چینی و فارسی و اہل ہنود جو بڑے بڑے کامل فاضل تھے کلام
الٰہی لاثانی جان کر مان لیا اور جو یہہ اعتراض ہی کہ اللہ تعالیٰ
کو اگر ہدایت خلایق منظور تھی تو ہر ایک ملک کے زبان مین
کلام اللہ نازل کرتا خاص عربی کے زبان مین کیون نازل کرتا
یہہ اعتراض اوسوقت ہوتا جبکہ دوسرے ملکے کے بندگان کو زبان
عربی مین احکامات الٰہی یعنے قرآن شریف نہ پہونچتا اور وہ منشا
سمجھتے حالانکہ ہر دیار اور ہر ملک مین قرآن شریف پہونچتا ہی
اور ہر ایک پڑھتا ہی اور اللہ تعالیٰ باوجود مختلف زبان بندگان
پر ہر ایک بندگان خدا خواہ کسی ملکے ہون ایک دوسرے
ملکے زبان سمجھتا ہی ایسا کوئی شخص نہین کہ کوئی آدمی اپنی
ملکے زبان دوسرے ملکے آدمی کو سکھلاوے اور نہ وہ
سمجھے بلکہ جانور بھی زبان مثل طوطہ وغیرہ زبان آدمی کی سمجھکر
استعمال کرتا ہی انسان انسان کو اپنا جنس ہی ہر ایک
دوسرے کی زبان ہر ایک سمجھ سکتا ہی پھر اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت
تھی کہ ملک ملک کی زبان مین قرآن نازل فرماتی آپ سمجھ لیں
کا یہہ اعتراض بالکل ناقص ہی کوئی اہل عقل ایسے اعتراض
کو پسند نہین کرتا بلکہ ہنسی کریگا جبکہ خود سمجھ آپ سمجھ

اپنی رسالہ جلد اول طبع مطبوعہ ماہ مئی ۱۸۵۸ء مین زبان سنسکرت
کا حال لکھا ہی یعنی تحقیقات سے شبان ملک یورپ کے تابت
ہوتی جاتی ہی اور اوسی زبان مین وید کو ظاہر کرتی ہین جو
پھر قرآن شریف کو عربی زبان مین نازل ہوئے بیان
اعتراض ہی - وید بھی ایک ملک یورپ کی زبان جو سنسکرت
ثابت ہی واضح ہی جسکو اب سب ملک ہی مین ظاہر کر سکتے ہین
کسی ترجمہ مین - اور پیغمبر خدا تعالیٰ واسطے سنا دینے اوسکے
حکم کے دنیا مین رسول مامور ہوا نہ واسطے نجات کے بلکہ نجات اور
ہدایت اللہ کی طرف سے ہی چنانچہ بار بار قرآن مین ارشاد
الٰہی ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہمنے تمکو واسطے
پہونچا دینے احکام اور سنا دینے بشیر و نذیر بھیجا ہی کہ
واسطے نجات کے کلام الٰہی ہین یہہ نہین کہ رسول واسطے نجات
کے پہنچا ہی بلکہ حکم الٰہی ہی کہ جو کوئی میرے رسول کو نمانیگا یعنے
ایمان نہ لاویگا کہ یہہ رسول برحق ہی اسکی نجات نہوگی
آپنے غلط سمجھا ہی صرف اللہ تعالیٰ نے اتنا [illegible] اور
قرآن شریف پر جو میرے طرف سے ہدایت ہی جو کوئی اوسکا منکر
ہوگا وہ کافر ہی -

دویم جواب دوسرے اعتراض کا یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
جب آدم کو پیدا کیا تھا جو کچھ مطلب ہوا اور ہوتا ہی وہ سب کچھ
اول ہی روز پیدائش عالم کی کر دیا ہوا ہی قرآن شریف بھی
اوسی روز بزبان عربی نازل ہو چکا اور ظہور ہوا یکا یکی جیسا
جیسا چاہا اور جس جس وقت مین چاہا اوسی وقت لکھا گیا لوح
محفوظ مین اور اوسی حکم کے موجب ہر زمانہ مین ظہور مین آتا ہی

اور جو جو زبان اپنی بندگان کو عنایت فرمائی ہی سب لوح
محفوظ مین جو دفتر الٰہی ہی کہ جس مین کل عالم کا حال ابتدا سے
انتہا تک لکھا گیا ہی زبان بھی اوسی دفتر مین لکھی ہوی ہی
کسی زمین کی پیدایش کی سب بولی نہین ہی پیدایش انسان
کی ہر ایک ملک مین دی گئی ہوی ہی جس پر بندگان الٰہی
بولتے ہین اور زبان عربی سب زبانون پر افضل ہی کلام اللہ
کا نزول دیا مین جسوقت ہوا اوسی وقت اول ہی روز مبعوث
ہونا پیغمبر اور نزول قرآن کا لکھا گیا تھا جو ظہور مین آیا لیکن
واضح ہو کہ صاحبان اس سماج کو یہ امر ظاہر بین ہی کہ ابتدای
عالم مین کونسی جنس پیدا ہوی آدمی یعنے یا دیوتا - یا جم
یا دیونت - یا جن - یا حابور مثل گھوڑہ وہاتی وشیر وغیرہ
اور اوس زمین جو آسمان کے بیچ وہ جنس جو پیدا کی گئی گیا
کیا کام کرتے تھے اور جو کام ہوتے تھے وہ بندگان خدا
کس حکم کے ذریعہ سے کرتے تھے یعنے وید کے ذریعہ سے کرتے
تھے یا کوی اور کتاب تھی اطلاع بخشین اگر سوای آدمی اور کوی
جنس نہین تھی تو بروی وید اطلاع بخشین کہ وید تمہارے قول
کے بموجب کلام الٰہی ہے اور ابتدای پیدایش عالم سے یعنی
قدیم ہی اور ہمارے اصول مین کہ پہلی پیدایش عالم مین جن کی
قسم سے پیدایش الٰہی تھی اُنکے نام جیسے حکم ہوتا تھا وہی
کرتے تھے پھر آدمی کی پیدایش ہوی اُنکے نام جیسے جیسے اول
روز سے مقرر تھا کتب نازل ہوتے رہین جیسے توریت -
انجیل - زبور - فرقان - اور اوسی احکام کے بموجب بوقت
مختلف ظہور مین آتی رہین کوئی بشر حکمت الٰہی مین ادراک

نہین کر سکتا اور نہین کہہ سکتا کہ ایسا چاہیے ایسا چاہیے یہ
کیون ہوا وہ کیون ہوا اپنی بندگان پر خدا تعالی کو اختیار ہی
اور اپنے عالم کو جیسا چاہا بنا دیا دیکھو انسان کی پیدایش یا
اور مخلوق جب تولد ہوا اوسیوقت بلوغت کو پہونچ جاتا
ہی اور اللہ کی عبادت اور کاروبار دنیاوی کرنے لگ جاتا ہی
حالانکہ سن بلوغیت تک کس کس طرح کے تکلیفات سے لڑکا لڑکی
پرورش پاتا ہی اور ماں باپ تکلیفات اٹھا کر پرورش
کرتا ہی علی ہذا القیاس اور مخلوق بھی ایسا ہی ہے تو کیا خدا
کو یہہ قدرت نہ تھی کہ وہ تولد سے اوسکو بلوغت مین پہنچا
دیتا اور ایسی تکلیفات نہوتی بلکہ اللہ تعالی کو یہہ قدرت
تھی کہ پیدایش کو بدون پشت و شکم ماں باپ کے پیدا کرتا جیسے
اول آدم علیہ السلام اور حوا کو پیدا کیا تھا سوای پشت و
شکم والدین کے اور بعد اوسکے تمام اولاد آدم کی پشت و
شکم والدین سے پیدا کیا ہی اور کرتا ہی یہہ حکمت اوسی مالک
پیدا کنندہ کی ہی دیکھو پیدایش مین کیا کیا رگ و ریشہ اور
استخوان و شش اور پیٹ مین معدہ اور انتڑیان وغیرہ
پیدا کی ہین کیا اگر یہہ اسباب انسان کی پیٹ مین پیدا نکرتا
تو انسان کی پیدایش محال تھی یہہ اوسکی سب حکمت ہی
جسمین کسی بشر کو چون و چرا نہین اور دخل دینا اور کہنا یون
کرتا یون کرتا سوای نادانی کے اور کچھ تصور نہین ہو سکتا
سوای اسکے اور دیکھو پیٹ انسان مین اچھی غذا خوشبو
دار جب جاتا ہی تو نجاست بن جاتی ہی جسکے واسطے ناپاکی
فرمائی ہی اسلئے اوسی سے آدمی کو سخت پرہیز ہی اللہ تعالی پاک

(نور محمدی)

...ہاتھ تو کرتا لیکن موجود نہ تھا اور اگر فضلہ بھی ہوتا
تو وہ مکروہ اور ملوث الرجیع تھا آپ نہین دیکھتے کہ ہزارون
چیزین سخت مکروہ و نجاست ہین (بول) جیسا کہ ہر نجاست جسکو کلاب
ہین وہ ایسی تنفر عباد لہ نجاست ہین خوش اور زندہ ہے
یا درخت ہلاکت کرنے والی چیزین سب حکمت الٰہی ہین ہین
ہم کسی چیز کی پیدائش کو نہین سمجھ سکتے آیا بادشاہ کیون
بنایا گدا کیون بنایا اندھا کیون بنایا بہرہ کیون بنایا کوبڑہ
کیون بنایا حالانکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہین اور رحیم کریم اسکا نام ہی
حکمت الٰہی مین انسان کی طاقت نہین کہ دخل دیوے اعتراض
عقلی سراسر نقصان ایمان ہی قیاسی اور عقلی اعتراض برخلاف
کسی کتاب وید وغیرہ کے کو ہم نہین مانتے وہ دلیل اوپر کم فہمی کی
ہے مان اگر کوئی دلیل علمی وید وغیرہ کتب معتبرہ سے اعتراض
کرین تو جواب شافی دیسکتے ہین ایسے دار میات اعتراض کے
جواب مین سکوت کافی ہے اس واسطے کہ جانبین کی طرف سے
دلایل قیاسی کبھی بند نہونگے تو مطلب فوت ہوجاویگا اور
مقصود حاصل نہوگا اور تضیع اوقات ہوکر بحر عمیق گمراہی
مین داخل ہوتا ہی۔

سیوم جو یہہ اعتراض ہی کہ ایمان لانا ایک خاص آدمی
پر واسطے نجات کے ضرور نہین نجات اور کمت اعمال پر ہی تو یہہ
قول آپکا مین تسلیم کرتا ہون مگر افسوس ہے کہ ہمارے کلام اللہ
مین یہہ امر ثابت نہین کہ بلا حسنات عمل اور تعمیل حکم الٰہی اور
رضامندی ہوسکے کی صرف مجرد ایمان لانے پر نجات نہین ہے
بلکہ ایمان لانا رسول پر عین تابعداری حکم الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے
کلام اللہ مین یہہ فرمایا ہی کہ جسکو ایمان میرے رسول پر ایمان
لاوے کردہ برحق ہی جو کوئی میرے رسول پر ایمان نہ لاویگا وہ
کافر ہے اور عمل صالح کرو جیسے کہ حکم ہے تب تمہارا ہاتھ نجات ہی
اور جو شخص ایمان لاویگا اور عمل نہین کرتا بالکل نافرمان رہا
وہ بہت مدت تک دوزخ مین سخت سزا مین مبتلا رہیگا
اگر حالت نافرمانی مین مرجاویگا اللہ تعالیٰ عادل ہے اور
نافرمانی مین کہ جیسے عمل کروگے اوسکی جزا دونگا اس
واسطے کہ جب آدمی کا ایمان خدا اور رسول پر قایم ہی گو اسنے
عمل نہین کیا اور وہ ایمان سے مرگیا ہی تو جزا ایمان کی بھی اسکو
ملیگی یعنے آخر مین اوس کو جنت ملیگی اور نجات ہوگی

جواب چہارم اعتراض کا یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جو کچھہ
منظور تھا وہ پہلے دن یعنے روز ازل بنا دیا تھا ظہور
اوس امر کا وقت پر کردیا تھا کوئی امر خلاف تقدیر نہین
ہوتا تمہارے نظر مین یہہ ہی کہ ایک حکم دوسرے کو رد کرتا ہی
ورنہ واجب طور پر۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا دوسرے وقت پر
ظہور مین آیا بندگان خدا تعالیٰ خواہ بڑے خواہ چھوٹے
ہون حکمت الٰہی مین کچھہ درک نہین دیسکتے اور خیالات
قیاسی اور عقلی سے اس حکمت الٰہی مین دخل دینا سراسر نادانی
ہے یہہ اعتراض ابطال کلام الٰہی کے واسطے کافی نہین ہوسکتا
یہہ کہنا کہ ناسخ منسوخ کیون ہوا اس خیال سے کہ آیا خدا
کو سہو ہوگیا تھا کہ ناسخ خدا تعالیٰ کو سہو و خطا کہان
ہے آپ تو ناسخ و منسوخ کے معنے نہین سمجھتے قیاسی خیالات
سے یا سنی سنائی سے اعتراض کرتے ہو قرآن مین کوئی

ناسخ و منسوخ نہین از روے معنی کے اور حکم ازلی کی
دیکھو تفسیر قرآن کی کہ علمائے مطابقت کر دی ہوی ہی اور
دیکھو حکمت الٰہی کہ باوجود مامور کرنے کتب توریت -
انجیل - زبور - فرقان اور پہنچنے رسول اور انبیا علیہم
السلام کے بعض بندگان الٰہی منکر اور سرکش ہین اور
بعضے باوجود لانے ایمان کے اللہ تعالیٰ اور رسول اوس کے
اور دن قیامت پر پھر مرتکب شرک اور بدعت اور
کبایر اور صغایر کی ہین اور اللہ تعالیٰ اونکو نہین پکڑتا
آیا اللہ تعالیٰ کو اون کے اعمال پر علم نہین یا اون کو
سزا و جزا دینے پر قادر نہین بلکہ ہر ایک بندگان کے
اعمال پر اللہ تعالیٰ عالم ہے مگر ندینا سزا کا ایک حکمت
الٰہی ہے کہ جسکے بندگان الٰہی کو کچھ علم نہین لیکن ظاہر
حکم ہے کہ ہمنے ایک وقت مقرر کر دیا ہی جسکو دن قیامت
کہتے ہین ہر ایک کے عمل کا بدلا دیا جاویگا چنانچہ ہر ایک
کے اعمال لکھے جاتے ہین اور انبیا و رسول اور کتابین
آسمانی بندگان کی طرف مامور کئے گئے ہین وہ بھی
حکمت الٰہی ہے جسکو ہم تم نہین جانتے بلکہ اللہ تعالیٰ کو
قدرت تھی کہ اپنے بندگان کو اپنے قدرت سے بروے
الہام ہدایت فرماتی اور اپنے حکم جاری کرتے کسی رسول
یا پیغمبر یا کتاب کی کیا حاجت تھی مگر چونکہ اوس ذات پاک
کو جسطرح منظور ہوا اوسیطرح انتظام عالم کیا اور
پیغمبر و کتب آسمانی پہنچا رہا خواہ ایک مضمون سے
خواہ مضمون مختلف سے اور جو یہہ اعتراض ہی کہ خدا نے
ایک کتاب اور ایک رسول کیون قایم نہین رکھا تاکہ
کتب اور رسول کیون بھیجتا رہا اور اس اعتراض سے بعض
اور کتابون کو باطل سمجھا جاتا ہی یہہ سراسر کم فہمی اور قیاس
ناقص اور اوسکی حکمت سے انکار ہی خدا تعالیٰ نے
اپنے بندگان کو اپنی حکمت سے مرکب بسبہو و خطا پیدا کیا
ہے اس واسطے کہ یہہ خاصہ مخلوق کا ہی اور اپنے بندگان
ہمیشہ آگاہ کرنا بذریعہ کتب اور رسولون کے عین حکمت
اور رحمت الٰہی ہے اور یہہ ممکن نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ
اپنے مخلوق کو ہمیشہ زندہ رکھے ایک ہی پیغمبر کو ہمیشہ
رکھتا یہہ صفت قایمی ہمیشہ کی واسطے صرف اللہ کی ہی
اور سب فنا ہی پھر ایک آدمی کسطرح ہمیشہ کے واسطے
زندہ اور قایم رہے اور بار بار نانا اپنے حکم کا بذریعہ
رسولان اور پیغمبران عین عنایت ایزدی اور حکمت
الٰہی ہے خواہ ایک مضمون ہو خواہ مختلف مضمون آپ کو
مثال ظاہری پیش کرتا ہون جب کہ حکام مجازی واسطے
بندوبست سلطنت کے مختلف وقت اور مختلف حکم
جاری کرتے ہین تو رعایا کو سوا تعمیل کے اور کچھ اعتراض
نہین ہو سکتا اور حکم حاکم حقیقی مین جو اوسکی حکمت
مین کوئی دخل نہین دے سکتا کیونکر اعتراض ہو سکتا
ہے یعنے اگر مختلف وقت اور مختلف حکم جاری کرے
تو کسی بندگان الٰہی کو کچھ ادراک نہین یہہ اعتراض
ناسخ و منسوخ اوسکے حکم کا پابند ہونا انبیا علیہم
السلام کا جو صاحبان آریہ سماج کو مرکز خاطر ہے